Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۷

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم اتوار

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۱ رجب ۱۳۹۸ھ ۔ ۱۸ احسان ۱۳۵۷ ہش ۔ ۱۸ جون ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۳۷

حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی کیلئے تحریک دعائے خاص

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی کے پتّہ کا اپریشن ۳ جون کو راولپنڈی میں ہؤا تھا جو کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ الحمدللہ۔

راولپنڈی سے آمدہ تازہ اطلاع سے معلوم ہؤا ہے کہ ۱۳ جون ۱۹۷۸ء کو آپ کے زخم کے ٹانکے کھول دئے گئے ہیں اور اسی روز آپ ہسپتال سے گھر تشریف لے آئیں لیکن ابھی زخم میں درد بہت ہے جسم میں بھی درد، تکلیف اور کمزوری کا آپ کو شدّت سے احساس ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

رپورٹ ملا ـــــ ۲۸ مئی تا ۳۱ مئی ۱۹۷۸ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا ہیگ میں ورودِ مسعود اور والہانہ استقبال

غلبۂ اسلام کی پیشگوئیوں، عیسائیت کے خلاف جماعتِ احمدیہ کے جہاد اور مغربی اقوام کی بے چینی کے علاج کا ایمان افروز تذکرہ

دو ڈچ مردوں، دو ڈچ خواتین اور دس غیر مبایعین کی جماعتِ احمدیہ میں شمولیت اور ان کی استقامت کیلئے دعا

(مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاهد ایم۔ اے)

ایمسٹرڈم میں حضور کا استقبال

جیسا کہ میں اپنی گزشتہ رپورٹ میں بتا چکا ہوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قافلے سمیت ۲۸ مئی بروز اتوار فرینکفرٹ سے ہالینڈ کے دورے پر روانہ ہوئے اور بذریعہ ہوائی جہاز پانچ بجکر پچاس منٹ (پاکستانی وقت کے مطابق رات نو بجکر ۵۰ منٹ) پر ایمسٹرڈم کے فضائی مستقر پر اُترے جہاں مکرم اللہ بخش صاحب شاہد امام مسجد مبارک ہالینڈ، مکرم ناصر احمد صاحب شمس نائب امام کے علاوہ ڈچ اور پاکستانی دوست خاصی تعداد میں حضور کے استقبال میں چشم براہ تھے۔ ایئر پورٹ پر استقبال کرنے والوں میں مکرم محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔ اے امیر جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا، مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اور مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب ایم۔ ایس سی پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کانو بھی شامل تھے۔ یہ تینوں دوست لندن میں منعقد ہونیوالی عالمی کسرِ صلیب کانفرنس میں شمولیت کے لئے نائیجیریا سے لندن جاتے ہوئے ایمسٹرڈم میں حضور کی ملاقات کے لئے ٹھہر گئے تھے۔ حضور نے سب دوستوں سے مصافحہ کیا اور پھر KLM کے ایک ڈچ افسر آن ڈیوٹی کی معیت میں VIP لاؤنج میں تشریف لائے جہاں محترمہ امتہ الحفیظ جمن بخش صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ہالینڈ، مسز بشریٰ ۔۔۔ صاحبہ اور ایک نومسلمہ ڈچ خاتون مسز بیکمان صاحبہ نے حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا۔

احمدیہ مسلم مشن ہیگ میں تشریف آوری

پاسپورٹوں پر ENTRY کی مُہریں لگانے اور سامان کی ترسیل کا کام ڈچ افسر نے خود انجام دیا۔ یہ دونوں مرحلے چند منٹوں میں طے پا گئے تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بذریعہ موٹر کار احمدیہ مسلم مشن ہیگ روانہ ہوئے۔ مکرم عبدالعزیز جمن بخش صاحب کو حضور کی موٹر ڈرائیو کرنے کی خصوصی سعادت حاصل ہوئی۔ ہیگ میں ہماری مسجد جو ہالینڈ میں پہلا اور واحد خدا کا گھر ہے جہاں پنج وقت خدائے واحد لاشریک کی عبادت کی جاتی ہے ایمسٹرڈم سے پچاس کلومیٹر پر ایک خوبصورت علاقے اور پُرسکون ماحول میں واقع ہے۔

حضور کی سواری جب مشن ہاؤس پہنچی تو مکرم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب نے آگے بڑھ کر حضور کا بڑے تپاک سے خیر مقدم کیا۔ مشن ہاؤس کے سامنے ایک قطار میں جماعت کے افراد کھڑے دوستوں نے اھلاً وسھلاً ومرحبا کہا۔ حضور نے سب دوستوں سے مصافحہ کیا۔ ایک معمر ڈچ جن کا نام برخمان ہے وہ احمدی تو نہیں لیکن حضور انور سے بڑی عقیدت رکھتے ہیں وہ اپنی بیگم صاحبہ کے ساتھ حضور کا استقبال کرنے والوں میں شامل تھے۔

ان کے علاوہ اور بھی کئی غیر از جماعت دوست تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس کے بعد حضور اپنے خدام کے جلو میں مشن ہاؤس کے لان میں تشریف لے گئے اور ایک بہت بڑے آرائشی خیمہ کے نیچے ایک سو سے زائد دوستوں سے (جن میں ایک خاصی تعداد غیر از جماعت معززین کی تھی) گفتگو فرماتے رہے۔ مشن ہاؤس کے لیکچر روم میں پچاس سے زائد عورتیں اور بچے حضور کی تشریف آوری کی خوشی میں جمع تھے۔

غلبۂ اسلام کی پیشگوئیاں ضرور پوری ہونگی

اس موقع پر حضور نے احباب سے گفتگو کے دوران فرمایا مذہبی لحاظ سے اس وقت اسلام کا دو بڑی طاقتوں کے ساتھ زبردست مقابلہ ہو رہا ہے ایک اشتراکیت اور دہریت ہے اور دوسری عیسائیت ہے۔ یہ اتنی بڑی طاقتیں ہیں اور انہیں اتنے زیادہ وسائل حاصل ہیں کہ بظاہر یہ بات ناممکن معلوم ہوتی ہے کہ اسلام فتح پائے گا لیکن خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی ہے کہ بالآخر یہی ہاریں گے اور اسلام ہی جیتے گا۔

اس ضمن میں حضور نے دو پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا جو محیّر العقول رنگ میں پوری ہو چکی ہیں۔ ایک زارِ روس کی تباہی کے متعلق پیشگوئی تھی جو اُس وقت کی گئی تھی جب کہ لینن نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ سر جوڑ کر ابھی انقلاب کے متعلق سوچا بھی نہیں تھا۔ چنانچہ بعد میں اشتراکی انقلاب میں زارِ روس کی حالتِ زار اور عبرتناک تباہی نے پیشگوئی کو حرف بحرف سچا کر دکھایا۔ اسی طرح ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت کے متعلق اُس وقت پیشگوئی کی گئی تھی جب مغربی طاقتیں ساری دُنیا پر چھائی ہوئی تھیں اور وہ یہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھیں کہ مشرقی اُفق پر بھی کوئی بین الاقوامی طاقت اُبھر سکتی ہے جس سے کوریا متاثر ہو۔ لیکن واقعات نے اسے سچ کر دکھایا۔ چنانچہ پہلی دفعہ جو مشرقی ملک ایک طاقتور ملک بن کر اُبھرا وہ جاپان تھا اس نے روس کو شکست دی جس کے نتیجہ میں کوریا کی حالت نازک صورت اختیار کر گئی۔ پھر دوسری دفعہ جب چین ایک عالمی طاقت بن کر سامنے آیا تو اس وقت بھی کوریا کی حالت ناگفتہ بہ ہو گئی۔ اب یہ ایک کھلا نشان ہے ۱۹۰۴ء میں جب یہ پیشگوئی کی گئی تھی یہ باتیں بالکل اَن ہونی معلوم ہوتی ہوں گی۔ اُس وقت کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ جاپان اور پھر چین ایک عظیم مشرقی طاقت بن کر اُبھریں گے لیکن وقت آنے پر خدا کی باتیں پوری ہوئیں۔ اسی طرح دوسری پیشگوئیاں بھی اپنے اپنے وقت پر پوری ہوں گی اور اسلام کو عالمگیر غلبہ حاصل ہو کر رہیگا وباللہ التوفیق۔

۲۹ مئی۔ مکرم امام بشیر احمد خاں صاحب رفیق لندن سے بذریعہ ہوائی جہاز تشریف لائے حضور نے انہیں بین الاقوامی کسرِ صلیب کانفرنس کے بارہ میں ضروری مشورہ اور ہدایات کے لئے طلب فرمایا تھا۔ امام صاحب دو تین گھنٹے ٹھہرنے کے بعد واپس لندن تشریف لے گئے۔

(باقی صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کے پچاسی ۸۵ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب

جلسہ سالانہ کے ایام میں ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے انکی ادائیگی کا عزم کرنے اور دعاؤں کے ذریعہ خدا سے مدد مانگنے کیلئے جمع ہوتے ہیں

احباب اِن ایام کو دعاؤں میں گذاریں اور محبت و پیار اور اخوت کو بڑھانے کے مواقع سے استفادہ کی پوری کوشش کریں

اِن دنوں میں پیار کی ایسی فضا پیدا کر دیں کہ خدا کے فرشتے بھی کہیں کہ یہ لوگ ان سے سبقت لے گئے ہیں

خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کو خدا کا پیار مل جائے اور فرشتے ہر ایک پر خدا تعالیٰ کی رحمتیں لے کر نازل ہوں

مورخہ ۲۶ فتح ۱۳۵۶ ہش بمطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۷۷ء کو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتِ احمدیہ کے ۸۵ ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح کرتے ہوئے جو بصیرت افروز خطاب فرمایا تھا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (خاکسار ملک یوسف سلیم شاہد ایم۔اے انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ)

تشہد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

ہمارا یہ جلسہ عام جلسوں، اجتماعوں یا میلوں کی طرح کوئی معمولی جلسہ نہیں اِس جلسہ کی بنیاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُس روحانی فرزند کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی جس کے متعلق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ جب وہ روحانی فرزند دنیا میں ظاہر ہو تو اُسے

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سلام

پہنچایا جائے۔ اس عظیم دعا میں صرف مہدی علیہ السّلام ہی شامل نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سلامتی کی جو دعا مہدی معہودؑ کے لئے تھی اس میں مہدیؑ کی جماعت بھی شامل ہے۔ پس ہماری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن دعاؤں اور بشارتوں کا اہل بنائے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں دی گئی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس جلسہ کو جماعت سے علیحدہ کر کے نہیں دیکھنا چاہیئے بلکہ یہ جلسہ جماعت احمدیہ کا جلسہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا ہے کہ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور جس سلسلہ کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے رکھی جائے اور اس کے اُوپر

ایک عظیم عمارت

کھڑی کرنے کا اللہ تعالیٰ کا جو منصوبہ ہو اس کے راستے میں دنیا کی طاقتیں روک نہیں بنا کرتیں۔

جماعتِ احمدیہ کی بنیاد اس لئے رکھی گئی ہے اور یہ سلسلہ عالیہ اس لئے قائم کیا گیا ہے کہ دینِ حق کو مضبوط کیا جائے اور کلمۂ اسلام کو دنیا میں پھیلایا جائے قرآن کریم میں "لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ" کی جو پیشگوئی کی گئی تھی اس میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک عظیم بشارت دی گئی تھی کہ دینِ اسلام تمام دنیا پر غالب آجائے گا مگر یہ کام تلوار کے ساتھ نہیں ہوگا اور نہ ایٹمی ہتھیاروں کے ساتھ بلکہ یہ کام محبت اور پیار اور خدمت کے جذبہ کے ساتھ کیا جائے گا اور خدا تعالیٰ کے حُسن و احسان کو دنیا کے سامنے پیش کر کے بنی نوع انسان کے دل جیت کر یہ مشن پورا کیا جائے گا۔

پس یہ وہ پیشگوئی اور بشارت ہے جس کے متعلق پہلے بزرگوں نے بھی کہا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے ماتحت کہا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا کہ اس زمانہ میں جماعتِ احمدیہ اپنی کمزوریوں کے باوجود اور کم مایہ ہوتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی مورد بنے گی۔ وہ قادر و توانا اسے اپنا ہتھیار بنائے گا تا دنیا میں اسلام کو غالب کرے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا

ایک عظیم منصوبہ

ہے اور یہ ایک عظیم خدائی تدبیر ہے جس کے پورا ہونے کا یہی وقت ہے۔ تاہم اس کے پورا ہونے کے لئے جن قربانیوں کی ضرورت ہے ان کی ذمہ داری آپ کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ آپ اپنے نفس کے لئے یہ قربانیاں نہیں دیں گے اور نہ اپنے خاندانوں کے لئے۔ دنیا کی دولت کے لئے یا نوید اکے اقتدار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے آپ یہ قربانیاں نہیں دیں گے بلکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دُنیا میں گاڑنے کے لئے جماعتِ احمدیہ قربانیاں دے گی۔ وباللہ التوفیق۔

پس یہ اُس سلسلہ عالیہ احمدیہ کا جلسہ ہے جس کے ذمّہ ساری دُنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا کام ہے۔ یہ ایک بڑا اہم موقع ہے جب کہ ہم اِدھر اُدھر سے اکٹھے ہو کر یہاں جمع ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ یہ سلسلہ جو قائم کیا گیا ہے اس کے لئے خدا تعالیٰ نے قومیں تیار کی ہیں جو اس کے ساتھ آملیں گی اور یہ اُس زمانے کی بات ہے جب قوموں کا تو کیا افراد بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گرد کثرت کے ساتھ جمع نہیں ہوئے تھے۔ آپ کے گھر والوں نے بھی اور دُنیا نے بھی آپ کو دھتکار دیا تھا مگر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اُس نے قومیں تیار کی ہیں جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حقیر کوششوں کے ذریعہ اسلام میں شامل ہو جائیں گی۔ غرض ایک وقت آئے گا جب انشاء اللہ ساری دُنیا کی قومیں اسلام میں شامل ہو جائیں گی۔ یہ ایک حرکت ہے جو دُنیا میں جاری ہو چکی ہے اور وہ قومیں جنہوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو کر اسلام کو غالب کرنا ہے ان کے ہراول دستے پیدا ہو چکے ہیں اور ان ہراول دستوں کے کچھ نمونے

غیر ملکی وفود کی شکل میں

آپ کے سامنے یہاں موجود ہیں۔

جس زمانہ میں یہ کہا گیا تھا کہ خدا تعالیٰ نے قومیں تیار کی ہیں جو جماعتِ احمدیہ میں داخل ہوں گی اُس وقت جو لوگ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو نہیں پہچانتے اور یہ نہیں جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں کیا منصوبہ تیار کیا اور کن لوگوں کے ذریعہ خدا تعالیٰ یہ کام لینا چاہتا ہے، وہ تو یہی سمجھتے ہوں گے کہ ایک پاگل ہے (نعوذ باللہ) جو اس قسم کی باتیں کر رہا ہے۔ گھر والے تو اس کو پوچھتے نہیں اور کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے قومیں تیار کی ہیں جو غلبۂ اسلام کی مہم میں جماعتِ احمدیہ کے ساتھ شامل ہو جائیں گی۔ لیکن خدا تعالیٰ تو اپنے وعدوں کا سچّا ہے۔ وہ علّام الغیوب بھی ہے اور قادرِ مطلق بھی ہے۔ اُس نے دُنیا میں ایک انقلابِ عظیم کی بُنیاد رکھ کر اسلام کے حق میں اب ایک رَو پیدا کر دی ہے اور دُنیا باطل عقائد سے برگشتہ ہو رہی ہے اور دینِ حق کی طرف ایک میلان ہے۔ گو یہ ٹھیک ہے کہ اس میلان میں شدّت نہیں ہے لیکن یہ بات واضح طور پر نظر آتی ہے کہ اسلام کے حق میں ایک رَو پیدا ہو گئی ہے۔ مثلاً پچھلی صدی میں اسلام کے مقابلے میں سب سے زیادہ جوش عیسائیوں میں پایا جاتا تھا انہوں نے اسلام کو مٹانے کے بڑے بڑے دعوے کئے تھے لیکن اب اُن کے متعلق ہم ہی نہیں خود عیسائی کہنے لگ گئے ہیں کہ عیسائیت رُو بہ زوال ہے۔ مَیں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ یورپ میں مَیں نے ایک موقع پر ایک جرمن نوجوان سے یہ کہا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے یعنی عیسائی نوجوانوں کے اندر چرچ کے خلاف

ایک اِنقلابی رَو

پیدا ہو گی اور میرا خیال ہے کہ یہ انقلاب ۲۰-۲۵ سال کے اندر اندر بپا ہو جائیگا تو وہ حیران ہو کر میرا مُنہ دیکھنے لگا اور کہنے لگا آپ ۲۰-۲۵ سال کی بات کر رہے ہیں چرچ کے خلاف تو یہ انقلاب کل پیدا ہو سکتا ہے اور وہ خود عیسائی نوجوان تھا۔ چنانچہ گرجوں کے سامنے "بِکاؤ: FOR SALE" کا بورڈ مَیں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کئی پادریوں اور عیسائی سکالرز کی طرف سے عیسائیت کے خلاف اِس وقت تک بیسیوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں یہ کتابیں

عیسائیت کے بُنیادی عقائد

کے خلاف ہیں یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کے زندہ آسمان پر جانے کے خلاف اور حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا بنا لینے کے خلاف ہیں۔ بہت سے عیسائی سکالرز نے اپنی تحقیق کے بعد یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام جو خدا تعالیٰ کے ایک پیارے رسول تھے اور جن کی ہمارے دلوں میں اسی طرح عزّت اور احترام ہے جس طرح دوسرے رسولوں کی ہے وہ خدا تعالیٰ کے ایک بندے تھے خدا نہیں تھے اور یہ بھی کہ وہ صلیب پر سے زندہ اُترے تھے اور اُن کا جو مشن تھا جس کے پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے اُن کو مبعوث کیا تھا یعنی یہ کہ وہ یہود کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو اکٹھا کریں اس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے اُن کو بڑی لمبی زندگی عطا کی کیونکہ بنی اسرائیل (یہود) کی جو کھوئی ہوئی بھیڑیں تھیں وہ یروشلم سے لے کر افغانستان، ہندوستان اور کشمیر کی پہاڑیوں کے بہت وسیع علاقے میں پھیلی ہوئی تھیں اُن تک پیغامِ حق پہنچانے کے لئے انہوں نے بڑے لمبے لمبے سفر کئے ہیں اور چونکہ خدا تعالیٰ کا رسول جس غرض کے لئے بھیجا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس وقت تک وفات نہیں دیتا جب تک اس غرض کی بُنیاد کو پختہ نہ کر دے۔ اِس لئے اللہ تعالیٰ نے اُن کو صلیب سے بچا کر دُنیا کو اپنی قدرت کا نشان دکھایا اور اُن کو موقع دیا کہ وہ اپنے مشن کی تکمیل کریں یعنی یہود کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو اکٹھا کریں اور یہ صرف ہمارا ہی عقیدہ نہیں بلکہ اب بڑے بڑے پادریوں نے بھی تحقیق کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر سے زندہ اُترے اور وہ ہجرت کر کے کشمیر اور دوسری جگہوں میں بھی گئے جہاں وہ یوز آسف کے نام سے پکارے گئے۔ پس یہ ایک عظیم اور بڑا

حیران کُن اِنقلاب

ہے جو عیسائیت کے بُنیادی خیالات میں پیدا ہو گیا ہے۔ اِس میں میری یا آپ کی کوشش کا ہاتھ نہیں ہے بلکہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا تھا کہ آسمان سے فرشتے نازل ہوں گے جو تیری تائید میں ساری دُنیا میں کام کر رہے ہوں گے ویسا ہی ثابت کر دکھایا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

غرض یہ اس عظیم جماعت کا جلسہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے اِس لئے ہمیں اپنے مقام کو سمجھنا چاہیئے۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ انتہائی طور پر حقیر ہے اور بڑا ہی عاجز ہے۔ اس کے اندر کوئی طاقت نہیں ہے۔ وہ ایک ذرّۂ ناچیز ہے۔ مَیں تو جب یہ سوچتا ہوں کہ مَیں کتنا ناچیز ہوں تو تمثیلی زبان میں یہ کہتا ہوں کہ اے خدا! مَیں تیری جُوتی کے تلے کے نیچے جو ذرّے ہوتے ہیں اُن کا مقام رکھتا ہوں تب بھی مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید یہ بھی مَیں نے بڑے تکبّر کی بات کہہ دی ہے ورنہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے مقابلے میں اتنا بھی مقام حاصل نہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے دُنیا سے فرمایا کہ طاقت میری ہے اور حُکم میرا چلتا ہے۔ مَیں حقیر ذرّوں کو پکڑوں گا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہبی اور رُوحانی دنیا میں

ایک انقلابِ عظیم برپا کروں گا جو نوعِ انسانی کی زندگی میں آج تک نہ کبھی رونما ہوا اور نہ کبھی ہوگا۔ پس ان ذمہ داریوں کو سمجھنے کے لئے اور ان کی ادائیگی کا عزم کرنے کے لئے اور دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے اس کی مدد مانگنے کے لئے جلسہ سالانہ کے موقع پر ہم یہاں اکٹھے ہوتے ہیں۔

بعض چھوٹی چھوٹی ذمہ داریاں ہوتی ہیں ان کو بھی نہیں بھولنا چاہیئے اگرچہ بظاہر وہ چھوٹی باتیں معلوم ہوتی ہیں لیکن عملاً ہر ذمہ داری جو ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے وہ چھوٹی نہیں ہوتی بلکہ وہ نتائج کے اعتبار سے عظیم ذمہ داری ہوتی ہے مثلاً وقار کے ساتھ زندگی گزارنا بظاہر ایک چھوٹی سی بات ہے لیکن اسلام میں اس کے بارہ میں بہت تاکید کی گئی ہے۔ چنانچہ ایک بار حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رکعت کو چھوڑ دینا جائز ہے لیکن اپنے وقار کو ٹھیس پہنچانا جائز نہیں۔ ایک شخص کو آپؐ نے دیکھا کہ وہ وقار کو چھوڑ کر بڑی تیزی کے ساتھ مسجد کی طرف آرہا تھا یا مسجد میں دوڑ رہا تھا کہ پہلی رکعت ضائع نہ ہو جائے تو آپؐ نے فرمایا الوقار۔ الوقار۔ دیکھو تم وقار کو ہاتھ سے چھوڑ رہے ہو۔ وقار کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ اِن باتوں کی طرف خیال رکھنے کی ضرورت ہمارے اِس جلسے میں بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کے لوگ یہاں آتے ہیں۔ چھوٹے بچے اور عورتیں بھی کثرت سے آتی ہیں اِس لئے

وقار کے ساتھ چلنا چاہیئے

ویسے ہم اِس طریق کو ملحوظ رکھتے ہیں مثلاً عورتوں کے لئے جو راستے مقرر ہیں اُن پر عورتیں چلتی ہیں اور مردوں کے لئے جو راستے مقرر ہیں اُن پر مرد چلتے ہیں اور یہ بات دنیا کے لئے حیرت کا باعث بھی بنتی ہے لیکن دنیا کی حیرتوں سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں ہم تو اپنے مولائے حقیقی کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور بس۔

پس وقار کے ساتھ یہ دن گزاریں۔ بچوں کو وقار کے ساتھ چلنے کی تلقین کریں۔ جمعہ کا خطبہ جب ہو رہا ہوتا ہے تو حکم ہے کہ اگر کوئی بولے تو اُسے منع نہیں کرنا۔ اس لئے اگر ان دنوں میں بچے شور مچائیں تو اگر آپ اُن سے زیادہ شور مچا کر اُن کو خاموش کرائیں گے تو یہ اس سے بھی بڑا گناہ ہوگا جس کے وہ (بچے) مرتکب ہو رہے ہوں گے۔ اس لئے اگر بچے شور مچائیں تو اُن کو پیار کے ساتھ نرمی کے ساتھ اور ہلکی آواز کے ساتھ سمجھائیں کہ دیکھو بیٹے تم اِس موقع پر شور نہ کرو۔

خُدا سے دُعائیں کرو

ہر بچہ اپنے رنگ میں دُعا کرتا ہے اور اپنے رنگ میں دین سیکھتا ہے اور دین کے لئے قربانیاں کر رہا ہوتا ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ احمدی بچہ نہیں۔ احمدی بچے تو وہی ہیں جو اپنی عمر کے لحاظ سے ذہنی اور رُوحانی ارتقاء کے مطابق خدا کے لئے کام کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر وہ کوئی چھوٹی سی غلطی کر بیٹھیں یا اُونچی آواز میں بول پڑیں یا آپس میں لڑ پڑیں تو ایسے موقع پر اگر آپ اُن سے بھی زیادہ اُونچی آواز میں بات کریں گے تو آپ بچوں سے بھی زیادہ چھوٹے بچے بن جائیں گے۔ پس پیار کے ساتھ بچوں کو سمجھائیں۔ یہاں پیار کی ایسی فضا ہونی چاہیئے کہ خدا کے فرشتے یہ سمجھیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو خدا کی رضا جوئی میں واقع میں فرشتوں سے بھی آگے نکل گئے ہیں۔

غرض دوست اِن دنوں میں خاص طور پر ایک دوسرے سے محبت اور پیار سے پیش آئیں۔ شور نہ مچائیں۔ غصّے کی نگاہ نہ اُٹھائیں۔ غضِ بصر سے کام لیں۔ ہر ایک سے ملیں اور سلام کہیں خواہ آپ اس کو جانتے ہیں یا نہیں۔ آخر جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی معہود کو سلام بھیجا تھا تو وہ صرف ایک شخص کے لئے نہیں تھا بلکہ مہدی علیہ السلام کی وساطت سے آپ کی جماعت کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سلامتی کی یہ دعا پہنچی ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام تو اب ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن آپ کو ماننے والے، آپ کے فدائی، آپ کی باتوں کو سن کر محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہونے والے اور دینِ متین اسلام کو دنیا میں پھیلانے والے تو موجود ہیں اور یہ سب

اپنے اپنے رنگ میں

اس اجتماعی کوشش میں حصہ لے رہے ہیں جو اسلام کو ساری دنیا پر غالب کرنے کے لئے شروع ہے۔ اِس لئے جماعت میں سے ہر ایک شخص کی بڑی عزّت ہے اور بڑا وقار ہے خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی نگاہ میں۔ اِس مقام کو حاصل کرنے کے بعد آپ ایک دوسرے کو سلام نہ کہیں تو یہ بڑی عجیب بات ہوگی۔ مَیں دوستوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ جب بھی راستے میں ایک دوسرے سے ملیں سلام کہیں۔ ہماری فضا کو تو ہمیشہ السّلام علیکم اور وعلیکم السّلام کی آوازوں سے گونجتے رہنا چاہیئے۔

پھر یہ بھی ضروری ہے کہ دوست اپنے وقت کو ضائع نہ کریں۔ مختلف جگہوں سے دوست یہاں اکٹھے ہوتے ہیں۔ دوستوں اور رشتہ داروں سے ملاقات اور آپس میں محبت و پیار اور اخوّت و مودّت کو بڑھانے کے مواقع میسّر آتے ہیں۔ ان سے فائدہ اُٹھائیں۔ علاوہ ازیں بہشتی مقبرہ میں جائیں جہاں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا مزار ہے۔ آپ نے دینِ اسلام کی اتنی خدمت کی ہے اور جماعت پر آپ کے اتنے احسان ہیں کہ ان کا یہ حق ہے کہ ہم ہمیشہ اُن کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ پھر وہاں ہمارے وہ ایثار پیشہ بزرگ دفن ہیں جنہوں نے اپنی زندگی میں مالی اور دوسری قربانیاں دیں۔ اُن کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔

اسلام ایک بڑا عظیم مذہب ہے

اس نے دعا کے لئے کسی جگہ یا وقت کی تعیین نہیں کی۔ انسان ہر وقت اور ہر جگہ دعا کر سکتا ہے۔ بعض چھوٹے چھوٹے استثناء ہیں جو اِس قابل بھی نہیں کہ ان کا ذکر کیا جائے۔ بہرحال ہر وقت دعائیں کریں۔ دل میں دعائیں کریں۔ دوسروں کو دعائیں دیں۔ ہمارے مبلغین جو باہر گئے ہوتے ہیں اُن کے لئے دعائیں کریں۔ اپنے لئے دعائیں کریں۔ اپنے نفس کے لئے دعائیں کریں۔ اصل میں تو اگر احمدیت کی طرف منسوب ہونیوالا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر نفس خدا کی نگاہ میں پاک اور مطہر بن جائے تو پھر ہمیں اور کیا چاہیئے۔ ہمیں تو خدا تعالیٰ کا پیار چاہیئے۔ خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کو خدا تعالیٰ کا پیار حاصل ہو جائے۔ فرشتے ہر ایک پر خدا تعالیٰ کی رحمتیں لے کر نازل ہوں۔ ہمارے بچوں پر بھی اور ہمارے بڑوں پر بھی۔ ہمارے مردوں پر بھی اور ہماری عورتوں پر بھی۔ خدا تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں۔ پس اپنے اوقات کو ضائع نہ کریں۔ دعاؤں میں اپنا وقت خرچ کریں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ کل شام کی رپورٹ کے مطابق پچھلے سال سے دو ہزار کے قریب عورتیں زیادہ تھیں اور سترہ ہزار کے قریب مرد زیادہ تھے۔ مجھے بڑی کثرت سے یہ دعا کرنے کا بھی موقع ملا کہ خدا تعالیٰ نے جس طرح گزشتہ سالوں میں دو جلسوں کے موقع پر بادل اور ہوا اور بارش اور سردی سے آزمایا تھا اور ان کا امتحان لیا تھا اور سرخرو کیا تھا۔ اسی طرح اب بھی میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ! تو نے امتحان لیا اور یہ تیرا ہی فضل تھا کہ جماعت امتحان میں پوری اتری اور اب ہمیں دھوپ دے تاکہ ہم دھوپ میں بیٹھ کر جلسہ سنیں۔ اور تیرا شکر ادا کریں۔ چنانچہ اب بھی

اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا

میں تو خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ ہوں۔ مجھ پر خدا کے اتنے احسان ہیں کہ میں تو سمجھتا ہوں اس کے ایک احسان کا بھی ساری عمر شکر ادا کرنے اور الحمد پڑھنے کی کوشش کرتا رہوں تب بھی شکر ادا نہیں ہو سکتا۔

کل ظہر و عصر کی نمازیں پڑھانے کے لئے جب میں مسجد مبارک میں گیا تو اس وقت میں نے دیکھا بادل ہیں اور ہلکی سی بوندا باندی بھی ہو رہی ہے تو نماز ہی میں خدا نے مجھے دعا کرنے کی توفیق دی۔ چنانچہ نماز ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ بادل پھٹ گئے اور دھوپ نکلنی شروع ہو گئی۔ پس یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا فضل ہے لیکن ہم اس کے بندے ہیں۔ اگر وہ اپنی رحمت کی بارش سے ہمیں نوازے تب بھی الحمد للہ اور اگر اپنی دھوپ کی گرمی سے ہم پر احسان کرے تب بھی الحمد للہ! خدا تعالیٰ کا شکوہ کیوں ہو جس نے ہم پر اتنے احسان کئے اور اتنی نعمتیں نازل کیں کہ ان کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔

پس باہر سے آنے والے بھائیوں اور بہنوں کو بھی اور ربوہ کے مکینوں کو بھی جلسہ سالانہ کے ان مبارک ایام میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ یہ ایک قافلہ ہے جو بڑھتا چلا جاتا ہے تعداد کے لحاظ سے بھی اور بڑھتا چلا جاتا ہے

قربانی اور اخلاص

کے لحاظ سے بھی۔ جماعت احمدیہ میں مجموعی طور پر اخلاص اس قدر ترقی کر گیا ہے کہ دنیا اس کو سچ سمجھنے کے لئے تیار نہیں۔ وہ کہتے ہیں یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ جماعت احمدیہ جیسی غریب جماعت غلبۂ اسلام کے لئے اتنی بڑی قربانیاں دے دے۔ ہم نے اگر ان کے لئے قربانیاں دینی ہوتیں تو ان کو سمجھاتے کہ اس طرح ہم قربانیاں دے رہے ہیں ہم تو اپنے خدا کی رضا کے حصول کے لئے قربانیاں دے رہے ہیں اس لئے ہم ان کے اعتراضات کو سنتے ہیں اور مسکرا دیتے ہیں۔ اور اپنے خدا کے سامنے جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدایا! تیرا یہ بھی احسان ہے کہ تو لوگوں کے سامنے ہماری قربانیوں کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ پس بعض دفعہ شیطان اس طرح بھی بعض لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈال دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ شیطانی وساوس سے ہمیں محفوظ رکھے اور نواہی سے بچنے کی ہمیں توفیق دے۔ اور اوامر پر عمل کرنے کی ہمیں طاقت عطا فرمائے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں کا ہمیں وارث بنائے۔ اللّٰھم آمین!

ویسے تو ہم ہر وقت ہی دعا کرتے ہیں لیکن ہاتھ اٹھا کر جیسے انگریزی میں نارمل طریقے پر دعا کرنا کہتے ہیں۔ اس طریق پر بھی اب

ہم دعا کریں گے

اس طریق میں بھی برکتیں ہیں اور انفرادی طور پر جو دعا کی جاتی ہے اس میں بھی برکتیں ہیں۔ اس لئے آؤ اب ہم اجتماعی دعا کر لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ توحید خالص کو دنیا میں قائم کرے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیار کو دنیا کے ہر دل میں گاڑ دے۔

فضل عمر درس القرآن کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال فضل عمر درس القرآن کلاس مورخہ ۱۰ر جولائی سے ۲۴ر جولائی ۱۹۷۸ء تک مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ لہٰذا جملہ امراء کرام و مربیان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں طلباء و طالبات کو کلاس میں شمولیت کے لئے تاکید فرمائیں۔ اس کلاس میں شمولیت کرنے والے طلباء کی فہرست نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) میں اور طالبات کی فہرست صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دفتر میں ۸ر جولائی ۱۹۷۸ء تک بھجوا دی جائے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ

اپنے (اہل قوم) کو زکوٰۃ کی تاکید کرنا رضائے الٰہی کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:-

"وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِسْمٰعِيلَ إِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ۝ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝"

(سورۃ مریم رکوع ۴)

اور تو قرآن کے مطابق اسمٰعیل کا بھی ذکر کر۔ وہ بھی سچے وعدوں والا تھا اور رسول اور نبی تھا۔ اور اپنے اہل کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کرتا رہتا تھا اور اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ (وجود) تھا۔

مذکورہ بالا قرآنی ارشاد کے مطابق جملہ احباب جماعت بالخصوص عہدیداران کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے حلقہ کے اندر میں صاحب نصاب دوستوں کو زکوٰۃ کی بروقت اور حسب شرح ادائیگی کی تاکید و تلقین فرما کر اپنے رب کے نزدیک مرضیا بنیں اور رضائے الٰہی کے اعلیٰ مراتب کے حصول کی سعادت سے فیضیاب ہوں۔

اللہ تعالیٰ سب بھائیوں اور بہنوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

ھو الشافی

EPISTAXIS CURE

نرخنامہ نکسیر کیور

فی کورس -/۱۵ درجن -/۱۳۵ گرس -/۱۵۱۲

پوسٹس علاوہ۔ ہر پرانی مرض مثلاً بواسیر، دمہ، نکسیر وغیرہ کی کیور کا نرخ یکساں ہے۔

AKSEER RANI KHET

اکسیر رانی کھیت

فی ٹیوب -/۲ درجن -/۱۸ گرس ۲۰۱/۶۰ پوسٹس علاوہ

مکمل نرخنامہ ادویات کیور شدہ سسٹم مفت

کیور ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) پاک

ہیڈ آفس: گول بازار۔ ربوہ۔ فون ۶۰۶

سنہ ۱۹۷۴ء کے بعد

ترقی کی طرف ایک اور قدم

دواخانہ حکیم نظام جان دیر سے دکھی مخلوق کی خدمت کرتا چلا آ رہا ہے گوجرانوالہ میں اب زچہ بچہ کے لئے مکمل انتظامات کئے ہیں زنانہ امراض کے علاج کا خاطر خواہ بندوبست ہے

دواخانہ حکیم نظام جان گوجرانوالہ

منیجر: انوار احمد جان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبۂ نکاح

اسلام کے قائم کردہ حقوق کی ادائیگی باہمی تعلقات میں اطمینان و سکون کا موجب ہے

مورخہ ۳ر اپریل ۱۹۷۸ء مطابق ۳ر شہادت ۱۳۵۷ہش بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:-

(۱) محترمہ صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ بنت مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان کا نکاح محترم ماجد احمد خان صاحب ابن مکرم وقیع الزمان خان صاحب ساکن لاہور کے ساتھ ۲۵ ہزار روپے حق مہر پر،

(۲) محترمہ امۃ القدیر طلعت صاحبہ بنت مکرم پیر ضیاء الدین صاحب ساکن اسلام آباد کا نکاح محترم میاں عبد الباسط صاحب ابن مکرم میاں عبد القیوم صاحب ساکن کوئٹہ کے ساتھ دس ہزار روپے حق مہر پر

اس تقریب سعید کے موقعہ پر خطبہ مسنونہ کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے جو خطبہ نکاح ارشاد فرمایا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

(یوسف سلیم شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:-

"اس بات میں تو کوئی شک اور شبہ کی گنجائش نہیں کہ ازدواجی رشتوں کے نتیجہ میں افراد اور اُن کے خاندانوں پر بعض نئی ذمہ داریاں آپڑتی ہیں اور اُن کے بعض نئے حقوق قائم ہو جاتے ہیں۔ یہ ذمہ داریاں اور یہ حقوق ہم اپنی طرف سے بنائیں یا اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حقوق اور ذمہ داریوں کے مطابق ایک دوسرے سے معاملہ کریں، یہ سوال باقی رہ جاتا ہے۔

جو لوگ قرآن کریم پر ایمان نہیں لاتے وہ اپنے

قواعد اور قوانین

بنا لیتے ہیں۔ چنانچہ مختلف ممالک میں مختلف قوانین بن گئے ہیں لیکن انسان کے بنائے ہوئے ان قواعد کے نتیجہ میں ——— انسانی معاشرہ میں مختلف ممالک میں مختلف الجھنیں پیدا ہو گئی ہیں۔ لیکن اگر ہم اپنا حق صرف اسی کو جانیں جو خدا تعالیٰ نے مقرر کیا ہے اور اگر ہم اس ذمہ داری کو پوری تندہی اور توجہ کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کریں جو اللہ تعالیٰ نے قائم کی ہے تو اس کے نتیجہ میں ایک حسین اور عالمگیر معاشرہ پیدا ہوتا ہے۔

اسلامی تعلیم نے نہ صرف مرد و زن یعنی میاں بیوی کے حقوق قائم کئے بلکہ ان کے خاندانوں کے حقوق بھی قائم کئے ہیں اور اسلامی معاشرہ میں یہ ذمہ داری بھی ڈالی ہے کہ وہ حقوق ادا کئے جائیں گے۔ پس ذمہ داریاں بھی ڈالی ہیں اور یہ نصیحت بھی کی۔ یہ حکم بھی دیا اور اس کے لئے سامان بھی پیدا کئے کہ ذمہ داریاں ادا کی جائیں۔ یہ تو صحیح ہے کہ بعض لوگ مسلمان ہوتے ہوئے بھی ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ نہیں کرتے اور ان حقوق کا خیال نہیں رکھتے جو اسلام نے قائم کئے ہیں لیکن اس کے ساتھ یہ بھی صحیح ہے کہ جب تک

اسلام کے قائم کردہ حقوق

ادا نہیں کئے جاتے اور اسلام کی قائم کردہ ذمہ داریوں کو نبھایا نہیں جاتا اس وقت تک خاندان آپس کے تعلقات میں اور میاں بیوی آپس کے تعلقات میں سکون اور اطمینان حاصل نہیں کر سکتے۔

مَیں اس وقت دو عزیز بچیوں کے نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ مَیں دعا کرتا ہوں اور احباب بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی ازدواجی زندگی کو ہر لحاظ سے پُرسکون اور خوشحال بنائے۔ وہ اور ان کے خاوند اور ان کے خاندان یعنی سسرال والے ان حقوق کو ادا کرنے والے ہوں جو اللہ تعالیٰ نے قائم کئے ہیں اور ان ذمہ داریوں کو نباہنے والے ہوں جو اسلام نے ہم پر ڈالی ہیں۔

ایک نکاح تو عزیزہ امۃ الکریم کوکب صاحبہ کا ہے جو عزیزم مکرم مرزا وسیم احمد صاحب کی منجھلی صاحبزادی ہیں۔ ان کا رشتہ عزیزم مکرم ماجد احمد خان صاحب ابن مکرم وقیع الزمان خان صاحب ساکن لاہور کے ساتھ ۲۵ ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔ عزیزم مکرم ماجد احمد خان صاحب ہمارے بزرگ چچا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے ہیں۔ بعض خاندانوں پر

اپنی حیثیت کے لحاظ سے

بعض ذمہ داریاں بھی پڑ جاتی ہیں اور جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے عزیزہ امۃ الکریم کوکب تو میری ہی بچی ہے۔ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ عزیزہ کی طرف سے بھی اور ان کے والد صاحب کی طرف سے بھی مَیں بطور وکیل ہوں۔ اس لئے مَیں مرزا ناصر احمد عزیزہ امۃ الکریم کوکب صاحبہ بنت مکرم مرزا وسیم احمد صاحب کے نکاح کی ۲۵ ہزار روپے حق مہر کے عوض عزیزم ماجد احمد خان صاحب ابن مکرم وقیع الزمان خان صاحب ساکن لاہور سے منظوری دیتا ہوں۔

دوسرا رشتہ طے پایا ہے ہماری عزیزہ بچی امۃ القدیر طلعت صاحبہ بنت مکرم پیر ضیاء الدین صاحب ساکن اسلام آباد کا عزیزم مکرم میاں عبد الباسط صاحب ابن مکرم میاں عبد القیوم صاحب ساکن کوئٹہ سے دس ہزار روپے حق مہر پر۔ عزیزہ امۃ القدیر طلعت صاحبہ ہمارے بزرگ میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی ہیں۔ علاوہ اور رشتوں اور تعلقات کے اس وجہ سے بھی وہ اس بات کے مستحق ہیں کہ ہم ان کے اس رشتے کے بابرکت ہونے کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔"

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے ان رشتوں کے بہت ہی بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بننے کے لئے حاضرین سمیت دعا کرائی۔

ہر ماہ کی ۱۰ر تاریخ تک ماہانہ رپورٹ کارگزاری مرکز میں پہنچانا ہر مجلس انصار اللہ کا فرض ہے۔

(قائد عمومی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

۱- میرے بھائی شفیع محمد صاحب جاوید کو جگر کا کینسر ہے۔ ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان کی کامل صحت کیلئے دعا کریں۔ (گل محمد سندھی محلہ دارالنصر غربی ربوہ)

۲- خاکسار کی بچی انیسہ تاحال شدید بیمار ہے۔ اب نمونیہ تشخیص ہوا ہے۔ سانس کی بھی تکلیف ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے۔

(محمد الدین مربی سلسلہ فیصل آباد)

ماہنامہ

مصباح ربوہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا قدیم آرگن۔ دینی، اخلاقی اور علمی مضامین کا بہترین مرقع۔ خواتین جماعت کی علمی اور قلمی دلچسپیوں کا مرکز۔ اِس ماہنامہ کی توسیع اشاعت اور قلمی معاونت آپ کا ملّی فریضہ ہے۔ خریداری بڑھائیے، قیمتی اشتہارات کے حصول کے ذریعہ اس کی مالی معاونت کیجئے۔ بابرکت تحریک اور اعانتِ خاص میں خود بھی حصہ لیجئے اور دوسری بہنوں کو بھی تلقین کیجئے۔ بہترین تعاون کیلئے ادارہ مصباح آپ کا بے حد شکر گزار ہے۔ (مدیرہ مصباح)

ماہنامہ

”خالد“

ماہنامہ خالد نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے۔ اس بلند پایہ مجلہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ نوجوانوں کے مناسبِ حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کے لئے بھی خالد کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے

(مینیجر ماہنامہ خالد۔ ربوہ)

اسلام کی روزافزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ

تحریکِ جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔

سالانہ چندہ -/۵ روپے

(مینجنگ ایڈیٹر)

بچوں کی تربیت کا

آسان اور مؤثر ذریعہ

اگر آپ حقیقتاً اپنے بچوں میں دینی رُوح پیدا کرنا چاہتے ہیں تو انہیں تشحیذ الاذہان پڑھنے کے لئے دیجئے!

یہ دلچسپ اور نہایت معیاری رسالہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ انتظام باقاعدگی سے ہر ماہ کی یکم تاریخ کو مرکز ربوہ سے شائع ہوتا ہے اور یقیناً اس قابل ہے کہ بچوں والا ہر احمدی گھرانہ اسے ضرور منگوائے۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

آپ کو معلوم ہو چکا ہے؟ کہ

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے مشہور شاگرد حکیم نظام جان صاحب (مرحوم) کے دواخانہ کا نام اب

مشہور دواخانہ

ہو چکا ہے۔ خط و کتابت کیلئے اب اتنا پتہ ہی کافی ہے

حکیم عبدالحمید

مشہور دواخانہ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰

فون ۷۴۸۴۴

ربوہ۔ فون ۶۳۸

ہر قسم کے عمارتی لکڑی کیلئے

پاک ٹمبر

۲۵- نیو ٹمبر مارکیٹ

راوی روڈ لاہور

فون نمبر: ۶۲۶۱۸ ؛ گھر فون ۵۳۵۰۰

کو ہمیشہ یاد رکھیں

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۔ ”علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے“ (فرمان رسول اکرمؐ)

بیکار مت بیٹھیے — کوئی ہنر سیکھیے

نسیم رجسٹرڈ

محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اب آپ کو آٹھ (۸) ہنر سکھاتا ہے

کورس	کورس کی مدت	فیس	کورس	کورس کی مدت	فیس
۱- اسٹیل فکسر (بار بائینڈر اور اسٹیل اریکٹر)	۲ ہفتے	۱۰۰ روپے	۵- راج (میسن)	۱ ماہ	۳۰۰ روپے
۲- شٹرنگ کارپینٹر	۲ ہفتے	۸۰ روپے	۶- کارپینٹر جوڑی چوکھاٹ	۱ ماہ	۲۰۰ روپے
۳- پائپ فٹر	۳ ہفتے	۱۵۰ روپے	۷- کنسٹرکشن فورمین	۱ ماہ	۲۵۰ روپے
۴- الیکٹریشن	۱½ ماہ	۳۰۰ روپے	۸- سول ڈرافٹسمین	۳ ماہ	۲۵۰ روپے

اس کے علاوہ آسان عربی بول چال فری سکھائی جاتی ہے۔ کنسٹرکشن فورمین کی کلاس ہر ماہ کی ۱۳ اور ۲۰ تاریخ کو موچی گیٹ میں شروع ہوتی ہیں۔ پراسپیکٹس جوابی لفافہ بھیج کر مفت حاصل کریں۔ باہر کے حضرات کے لئے رہائش کا بندوبست ہے۔

احمدی حضرات کے لئے فیس میں ۱۰٪ رعایت

نسیم سٹیل فکسر ٹریڈ ٹیسٹ اینڈ ٹریننگ سنٹر رجسٹرڈ

بازار لال کھوہ نزد ناصر گڈی فروش اندرون موچی گیٹ۔ فون: ۶۵۷۶۵ ۴۱

برانچ: مسلم کالونی بسطامی روڈ۔ سمن آباد لاہور

ہر قسم کا سامانِ سائنس مناسب اور اچھی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

۲۶- نیو ٹمبر مارکیٹ

راوی روڈ۔ لاہور پر

تشریف لائیے!

فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۲۲۰ ؛ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن: ۴۱۰۷۰۰

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہالینڈ میں حضور ایدہ اللہ کی دینی و جماعتی مصروفیات

(بقیہ صفحہ اول)

عیسائیت کے خلاف احمدیت کا جہاد

رات عشاء کی نماز کے بعد حضور مشن ہاؤس کے لیکچر روم میں تشریف لائے اور قریباً ایک گھنٹے تک احباب میں رونق افروز رہے۔ آپ کی گفتگو کا موضوع عیسائیت کے خلاف وہ زبردست جہاد تھا جو احمدیت کے ذریعہ اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے آج سے ۸۹ سال پہلے شروع کیا گیا تھا اور جو آندھیوں اور طوفانوں میں اپنی منزلیں طے کرتے ہوئے اب اس مقام پر آن پہنچا ہے جہاں خدا کے فضل سے یہ مقابلہ ایک نیا رُخ اختیار کرنے والا ہے اور تاریخ احمدیت میں ایک نئے باب کا آغاز ہونے والا ہے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

لندن کے پادریوں کی طرف سے ایک پریس ریلیز کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ان کا یہ کہنا کہ وہ جماعت احمدیہ کے ساتھ تبادلہ خیالات کے لئے ہر وقت تیار ہیں، اعتراف شکست کے مترادف ہے۔ فرمایا موجودہ تہذیب کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ یہ لوگ فوراً Compromise پر تیار ہو جاتے ہیں یعنی کچھ دو اور کچھ لو کے اصول پر صلح کا نعرہ بلند کر دیتے ہیں۔ فرمایا ہم تو حق و صداقت پر یقین رکھتے ہیں۔ صداقت کچھ دو اور کچھ لو کی بنیاد پر استوار نہیں ہوتی۔ وہ تو جہاں لینا ہوتا ہے سارا لیتی ہے اور جہاں دینا ہوتا ہے سارا دیتی ہے۔

حضور نے فرمایا احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ فتنہ و فساد کے ہر پہلو سے محفوظ رکھے۔ کسر صلیب کی یہ مہم بھی کامیابی سے سر ہو اور غلبہ اسلام کے لئے یہ کانفرنس ایک سنگ میل ثابت ہو۔

احباب سے ملاقاتیں

۲۰ مئی صبح گیارہ بجے سے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر تک حضور نے لیکچر روم میں تشریف فرما رہ کر احباب کو ملاقات کا شرف بخشا۔ جسے انفرادی طور پر اور پھر فیملی ملاقاتیں ہوئیں۔ آخر میں حضور نے ڈیوٹی پر مامور جملہ خدام سے اجتماعی ملاقات فرمائی جو حضور کے یہاں قیام کے سلسلہ میں مختلف شعبوں میں اہم خدمات بجا لا رہے ہیں اور بڑے اخلاص اور تندہی سے کوشاں ہیں۔

چودہ افراد کی بیعت

یہ امر خاص خوشی کا موجب ہے کہ حضور کے اس دورہ کے دوران مکرم عبدالحکیم اکمل صاحب شاہد امام مسجد ہالینڈ نے حضور کی خدمت میں دو ڈچ مردوں اور دو عورتوں کے علاوہ دس غیر مبائعین کی بیعتیں منظوری کے لئے پیش کیں جنہیں حضور نے منظور فرما لیا اور ان کی استقامت کی دعا کی۔ ان میں محترم محمد بدلو صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ بدلو صاحب جنوبی امریکہ سے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ انہوں نے خود اپنی بیگم صاحبہ اور سات بچوں سمیت بیعت خلافت کی سعادت حاصل کی۔ ان کے والد محترم ابراہیم بدلو صاحب بھی حضور کی ملاقات کے لئے موجود تھے۔ گزشتہ جلسہ سالانہ کے بعد وہ ربوہ بھی تشریف لے گئے تھے۔

محترم محمد بدلو صاحب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن میں ہونے والی عالمی کسر صلیب کانفرنس میں شمولیت کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا اگر ان کے حالات اجازت دیتے ہوں اور جتنا وقت لندن میں ٹھہر سکتے ہوں اتنے وقت کے لئے ضرور اس تقریب میں شامل ہو کر مستفید ہوں (بعد کی اطلاع کے مطابق محترم بدلو صاحب کانفرنس میں شمولیت کی خاطر لندن میں پہنچ چکے ہیں۔)

مغربی اقوام کی بے اطمینانی اور اس کا علاج۔

عشاء کی نماز کے بعد حضور اس روز بھی خاصی دیر تک لیکچر روم میں تشریف فرما رہے۔ عیسائی ملکوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ان کے نظریات اور خیالات میں، ان کے رہن سہن اور وضع قطع میں تغیر و تبدل کا عمل برابر جاری ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ یہ لوگ مذہبی اور معاشرتی اعتبار سے مطمئن نہیں ہیں۔ یہ اطمینان انہیں اسلام ہی دے سکتا ہے۔ اسلام سے باہر ہلاکت ہے اس لئے یہ قومیں جتنی جلدی اسلام قبول کریں گی اتنا ہی ان کے لئے اچھا ہے اور جتنی دیر کریں گی اتنی ہی خطرناک تباہی سے دوچار ہوتی چلی جائیں گی۔ ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ انکو ہدایت دے اور وہ اسلام کے آب حیات سے نئی زندگی پائیں۔

ایمان کی حقیقت

آپ نے فرمایا جہاں تک ایمانیات کا تعلق ہے کسی شخص کا صرف یہ کہنا کہ وہ توحید حقیقی کو مانتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاتا ہے کافی نہیں حقیقی ایمان کے لئے ضروری ہے کہ انسان دل سے تصدیق کرے۔ زبان سے اس کا اقرار کرے اور عمل سے اس کی تصدیق کرے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو دیکھو اُن کے ایمان کتنے اعلیٰ اور مضبوط تھے۔ دنیا نے اُن کو ہر قسم کا دُکھ پہنچایا اور تکلیف دی اور ایذا رسانی میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی لیکن وہ ہر آزمائش پر پورے اُترے۔ انہوں نے خدا کی راہ میں جان دیدی لیکن اپنے ایمان پر کوئی آنچ نہ آنے دی۔ فرمایا میں اپنے نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اب بھی پیار کرنے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ وہ پیار لینے کے لئے مجسمہ صدق و وفا بن جائیں۔

اجتماعی دُعا

آخر میں حضرت صاحب نے احباب سے فرمایا کہ چونکہ بہت سے دوست اس وقت رخصت ہوں گے اسلئے میں ابھی دعا کرا دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب دوستوں پر فضل فرمائے اور ہر دکھ اور تکلیف سے بچائے رکھے۔ دوست یہ دعا بھی کریں کہ لندن میں ہونے والی عالمی کسر صلیب کانفرنس میں اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے اور اسلام کی فتح ہو۔ حضور کی اقتداء میں اجتماعی دعا پر یہ بابرکت مجلس ساڑھے گیارہ بجے شب اختتام پذیر ہوئی۔

ہالینڈ سے روانگی

۲۱ مئی صبح نو بجے حضور مع قافلہ ایمسٹرڈم روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ ہوائی اڈے پہنچنے پر حضور VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے یہاں ایک ڈچ احمدی خاتون حضور کو قافلے اور سامان سمیت بسہولت جہاز پر سوار کرانے کے لئے موجود تھی۔ برادرم اشرف شاہد، ناصر احمد شمس، ڈچ نو مسلم بھائی عبدالحمید مع بیگم صاحبہ، عبدالعزیز فرانسیس، عبدالعزیز جمن بخش صاحب مع بیگم صاحبہ، لئیق احمد صاحب اور چوہدری ظفر احمد صاحب کے علاوہ کئی دوسرے احباب نے بھی حضور کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ ۱۰-۴۰ پر حضور برٹش ایرویز کی فلائٹ BE-403 پر سوار ہوئے جو دس منٹ بعد لندن کو پرواز ہو گئی۔ یہ وہی منزل تھی جس پر حضرت امام ہمام ایدہ اللہ الودود کے بخیریت پہنچنے اور اہم مقاصد میں کامیاب و کامران ہونے کے لئے دنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے احمدی دعاگو ہیں۔

لندن میں ورود مسعود

ہوائی جہاز قریباً ایک گھنٹے کی پرواز کے بعد لندن ٹائم کے مطابق گیارہ بجے قبل دوپہر HEATHROW ایئرپورٹ پر اترا۔ مکرم امام بشیر احمد خان رفیق نے آگے بڑھ کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ اس کے بعد حضور امام صاحب کی معیت میں سیدھے VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے جہاں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، پروفیسر عبدالسلام صاحب، گیمبیا کے ہائی کمشنر اور انگلستان کے مبلغین نے حضور کا استقبال کیا۔ محترمہ مسز سلام صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ لندن نے چند دیگر خواتین کے ساتھ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا۔

یہاں حضور جتنا عرصہ ٹھہرے رہے ہائی کمشنر صاحب سے مغربی افریقہ خصوصاً گیمبیا کے حالات دریافت فرماتے رہے اور پھر پریس کانفرنس میں تشریف لے گئے جہاں بعض مشہور انگریزی اخبارات اور خبر رساں ایجنسیوں کے فوٹو گرافرز موجود تھے۔ ایک خاتون رپورٹر نے حضور سے انٹرویو لیا اور اسلام میں عورت کے مقام سے متعلق سوال کئے۔ اس کا ایک سوال یہ بھی تھا کہ آپ یہاں آکسفورڈ میں پڑھتے رہے ہیں اور اس کے بعد بھی کئی دفعہ انگلستان تشریف لائے ہیں آپ نے اس عرصہ میں یہاں کی زندگی میں کیا تبدیلیاں محسوس کی ہیں؟ پریس انٹرویوز کی مکمل رپورٹ انشاء اللہ اگلی قسط میں تحریر کروں گا۔

مشن ہاؤس میں والہانہ استقبال

ایئرپورٹ سے حضور احباب جماعت کی معیت میں مشن ہاؤس روانہ ہوئے۔ راستہ میں پانچ مقامات کے احمدیوں نے برلب سڑک رنگارنگ جھنڈیوں اور استقبالیہ قطعات کے ساتھ حضور کو خوش آمدید کہا۔ بالآخر حضور کی موٹر کار جب گریسن ہال روڈ پر واقع مشن ہاؤس میں داخل ہوئی تو ایک ہزار سے زائد احباب جماعت نے جن میں عورتیں اور بچے اور پاکستان سمیت ۱۷ ملکوں کے نمائندے اور زائرین بھی شامل تھے نہایت گرمجوشی سے حضور کا استقبال کیا۔ تمام دوست مشن ہاؤس کے لان میں گول دائرہ کی شکل میں نہایت وقار کے ساتھ کھڑے تھے۔ حضور نے باری باری سب سے مصافحہ کیا۔ مصافحہ کرتے وقت کسی دوست کو اپنا تعارف کروانے کی شاید ہی ضرورت پیش آئی ہو ورنہ حضور خود ہی ہر ایک کا نام لے کر بڑی محبت اور شفقت سے ہاتھ ملاتے اور اس کی خیریت بھی دریافت فرماتے رہے۔ حضور کی تشریف آوری کی خوشی میں یہاں مشن ہاؤس کو خوشنما جھنڈیوں اور استقبالیہ فقرات کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں پر مشتمل رنگارنگ قطعات سے سجایا گیا تھا۔ کانفرنس میں شرکت کے لئے نمائندہ وفود اور زائرین کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ مشن کے زیر اہتمام خدام رضاکارانہ طور پر دن رات کام کر رہے ہیں۔ ایئرپورٹ سے مہمانوں کو مشن ہاؤس لانے، ان کے قیام و طعام کا انتظام کرنے یا اُن کی رہائش گاہوں تک بسہولت پہنچانے کا کام اس عمدگی سے انجام دے رہے ہیں کہ ربوہ کے جلسہ سالانہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔